© rasailojaraid.com

خواتین کے زندہ درگور کیے جانے کے واقعہ کی تحقیق کے لیے غیر جانبدار تحقیقاتی کمیشن تشکیل دیا جائے

۱۱ نومبر ۲۰۰۸ء کو اسلامی نظریاتی کونسل اور قومی کمیشن برائے وقار نسواں کے زیر اہتمام اسلامی نظریاتی کونسل آڈیٹوریم میں بلوچستان میں خواتین کو زندہ دفن کر دئے جانے کے بارے میں گول مذاکرہ میں مختلف سکالرز، تجزیہ نگار اور حقوق انسانی کے لیے کام کرنے والی تنظیموں کے ماہرین نے اس سنگین حادثہ کی تحقیق کے لیے جسٹس ماجدہ رضوی، جسٹس ناصرہ، جسٹس فخر النساء اور اسلامی نظریاتی کونسل و قومی کمیشن برائے وقار نسواں کے موجودہ سربراہوں پر مشتمل غیر جانبدار تحقیقاتی کمیشن تشکیل دینے کا مطالبہ کیا جو تحقیق کے بعد اس المناک سانحہ کے حقائق قوم کے سامنے پیش کرے۔ جناب ڈاکٹر محمد خالد مسعود، چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل نے کہا کہ قرآن مجید کی سورہ تکویر میں مناظر قیامت کو اس قدر زوردار انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک ایک لفظ چن چن کر استعمال کیا گیا ہے، انھی مناظر کے ضمن میں یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ زندہ درگور کی گئی عورت سے پوچھا جائے گا کہ اسے کیوں مارا گیا یعنی قاتل سے نہیں بلکہ مقتول سے پوچھا جائے گا، اس لیے کہ جسے بے زبان سمجھا جاتا تھا، اسے زبان دے دی جائے گی۔ افسوس کہ اب تک ہمارے معاشرے میں بے پناہ ظلم و جبر کو روا رکھا جا رہا ہے اور آئے دن ایسے واقعات پیش آ رہے ہیں۔ قوانین موجود ہیں مگر ان پر عمل نہیں ہو رہا، اس طرح کے واقعات کی تفصیل میں جانے کی بجائے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کے وجوہ و اسباب کا سراغ لگایا جائے اور ان کے تدارک کے لیے کوششیں کی جائیں۔

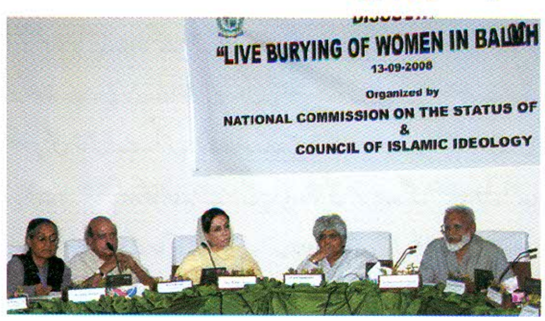

ڈاکٹر عارفہ زہرا، چیئرپرسن قومی کمیشن برائے وقار نسواں نے کہا کہ آج بھی ہمارے ملک کے بعض علاقوں میں روایتی قبائل نظام اپنی تمام خرابیوں کے ساتھ موجود ہے، سردار اور جاگیردار لوگ ایسے وحشیانہ جرائم کے اصل ذمہ دار ہیں، جنھوں نے اپنی شعوری کوششوں سے قبائلی نظام کی تاریکیوں میں علم کی روشنی نہیں آنے دی۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے [illegible]

© rasailojaraid.com

اور نفسیات جیسے چار عوامل پر ہوتی ہے اور یہ تمام عوامل اس طرح کے واقعات کی نفی کرتے ہیں۔ ماہر عمرانیات ڈاکٹر ثمر من اللہ نے کہا کہ ہمارے وفد نے جب نصیر آباد کی انتظامیہ سے پوچھا کہ مجرم کون ہیں اور وہ کہاں ہیں، تو انہوں نے بتایا کہ انہیں پکڑنا بہت مشکل ہے کیونکہ وہ سب زیر زمین چلے گئے ہیں اصل بات یہ ہے کہ حکومت خود ایسے مجرموں کی پشت پناہی کرتے ہوئے انہیں زیر زمین بھیج دیتی ہے۔ محترم طاہرہ عبداللہ نے کہا کہ کس قدر اندوہناک یہ سانحہ ہے کہ بابا کوٹ کی پانچ عورتوں کو اسلامی جمہوریہ پاکستان میں زندہ دفن کر دیا گیا اور ایک بلوچی سینیٹر نے علی الاعلان کہا ہے کہ یہ ہماری بلوچ روایات کا حصہ ہے کیا ایوان بالا کے ایک رکن کی طرف سے اس بھیانک جرم کے بارے میں اس تبصرے کے بعد ان جرائم کے ذمہ داروں کے بارے میں اب بھی کوئی شک ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سینیٹر زہری کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے، ان کی سینٹ کی رکنیت ختم کی جائے، قصاص و دیت کے قوانین کو منسوخ کیا جائے اور قومی کمیشن برائے وقار نسواں کی سفارشات پر عمل کیا جائے۔ آئی اے رحمان نے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے سوارہ، ونی، قرآن سے شادی اور غیرت کے نام پر قتل کے بارے میں نہایت مفید سفارشات پیش کی تھیں مگر سوال یہ ہے کہ حکومت نے ان کے مطابق ابھی تک قانون سازی کیوں نہیں کی تاکہ اس طرح کے واقعات کا سد باب ہو سکتا۔ مولانا عبداللہ خلجی، رکن کونسل نے کہا کہ یہ مسئلہ کسی ایک علاقے یا شہر کا نہیں ہے بلکہ یہ پورے ملک کا مسئلہ ہے، ظلم جہاں بھی ہو وہ ظلم ہے، بہرحال ختم ہونا چاہیے۔ گول مذاکرہ سے روبینہ عرفان صوبائی وزیر برائے قانون و پارلیمانی امور بلوچستان اور عورت فاؤنڈیشن کے نعیم مرزا نے بھی خطاب کرتے ہوئے اس اندوہناک واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے غیر جانبدارانہ تحقیقات پر زور دیا۔